Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۴۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ ۱۰ ہجرت ۱۳۵۴ ہش ۱۰ مئی ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۰۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :۔

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ البتہ کچھ کمزوری ابھی باقی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۱۰ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا :۔

رات بے چینی رہی اور نیند نہیں آئی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۹ ہجرت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج بھی ناسازیٔ طبع کے باعث نمازِ جمعہ پڑھانے کے لئے مسجد اقصیٰ تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے ارشاد پر نمازِ جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں ملائکہ کے بارے میں قرآن مجید کی روشنی میں جماعتِ احمدیہ کے عقیدہ کی وضاحت فرمائی اور اس کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بتایا کہ جن امور کو اسلام میں بنیادی حیثیت حاصل ہے ان میں سے ایک ملائکہ کا غیر مرئی وجود بھی ہے۔ ملائکہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور منشاء کی تعمیل و تنفیذ کرتے ہیں۔ انسانوں کے لئے خدا کی طرف سے پیغامات لاتے ہیں اور ان کے لئے سکینت کا موجب بنتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ ملائکہ کے بارہ میں طرح طرح کی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں لیکن جماعتِ احمدیہ کے لئے جو احیائے دین اور اقامت شریعت کے لئے قائم کی گئی ہے ملائکہ کا وجود ایک ایسی مسلمہ آزمودہ، زندہ اور کھلی ہوئی صداقت ہے جسے ہم آج بھی مشاہدہ کرتے ہیں۔ وہ ابتلاؤں کے ادوار میں ہمیں خدا کی طرف سے بشارتیں دیتے ہیں جو اپنے وقت پر پوری ہو کر ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنتی ہیں۔ ہماری جماعت کے تمام افراد کو ملائکہ کے بارہ میں اس قرآنی تعلیم کا اچھی طرح علم حاصل کرنا چاہیئے جسے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک زندہ حقیقت کے طور پر پیش فرمایا۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچّے اخلاص کے ساتھ ذکرِ الٰہی کرنے سے عظمتِ الٰہی کا ایک خوف دل میں پیدا ہوتا ہے

یہی وہ خوف ہے جو انسان کو مکروہات و منہیات سے بچاتا ہے اور تقویٰ میں ترقّی دیتا ہے

" الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ اِس کے عام معنے تو یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذِکر سے قلوب اطمینان پاتے ہیں لیکن اِس کی حقیقت اور فلاسفی یہ ہے کہ جب انسان سچّے اخلاص اور پُوری ذمّہ داری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور ہر وقت اپنے آپ کو اس کے سامنے یقین کرتا ہے تو اس سے اس کے دِل پر ایک خوف عظمتِ الٰہی کا پیدا ہوتا ہے وہ خوف اس کو مکروہات اور منہیات سے بچاتا ہے اور انسان تقویٰ اور طہارت میں ترقّی کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ملائکہ اس پر نازل ہوتے ہیں اور وہ اس کو بشارتیں دیتے ہیں اور الہام کا دروازہ اس پر کھولا جاتا ہے۔ اسوقت وہ اللہ تعالیٰ کو گویا دیکھ لیتا ہے اور اس کی وراء الورٰی طاقتوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔ پھر اس کے دِل پر کوئی ہمّ و غم نہیں آسکتا اور طبیعت ہمیشہ ایک نشاط اور خُوشی میں رہتی ہے اِسی لئے دوسرے مقام پر آیا ہے لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ اگر کوئی ہمّ و غم واقع بھی ہو تو اللہ تعالےٰ اپنے الہام سے اس کے لئے خارجی اسباب ان کے دُور کرنے کے پَیدا کر دیتا ہے یا خارق عادت صبر ان کو عطا کرتا ہے"

" وہ شخص بڑا ہی مُبارک اور خوش قسمت ہے جس کا دل پاک ہو اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے اظہار کا خواہاں ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو دوسروں پر مقدّم کر لیتا ہے۔۔۔ وہ خُوب جانتا ہے اور دیکھتا ہے کہ کس کا دِل دُنیا کے نمود اور نمائش کے لئے ہے اور کون ہے جو خدا تعالیٰ ہی کے لئے اپنے دِل میں سوز و گداز رکھتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صـ۲۵ ـ صـ۲۶)

پبلشر: مسعود احمد : پرنٹر: سید عبدالحی : مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ : مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۰ ہجرت ۱۳۵۴ ہش

۱۰ مئی ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نافرمانی میں مسلسل ہٹ دھرمی اور اس کا انجام

اللہ تعالیٰ نافرمان اور بد اعمال قوموں کو اُن کی نافرمانیوں اور بد اعمالیوں کی فوراً ہی سزا نہیں دیتا۔ وہ اگر چاہے تو ایسا کرسکتا ہے لیکن اُس نے ایسا کرنا پسند نہیں کیا۔ دراصل وہ چاہتا یہ ہے کہ یہ قومیں عقل اور سمجھ سے کام لیں اور نافرمانیوں سے باز آکر اُس سزا سے بچ جائیں جو ایسے نافرمانوں کے لئے مقرر ہے۔ لیکن بسا اوقات ہوتا یہ ہے کہ ایسی قومیں یہ دیکھ کر کہ نافرمانیوں کے باوجود وہ سزا سے بچی ہوئی ہیں اُلٹا یہ سمجھنا شروع کر دیتی ہیں کہ اُنہیں سزا ملے گی ہی نہیں۔ پھر رفتہ رفتہ وہ اس مغالطہ میں پڑجاتی ہیں کہ (نعوذ باللہ) جزا سزاء کے سلسلہ کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے اور یہ کہ قیامت اور حیاتِ اخروی کا عقیدہ محض ڈھکوسلہ ہے (العیاذ باللہ)۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسی قومیں مادر پدر آزاد ہوکر نافرمانی اور سرکشی کی راہ پر بگٹٹ دوڑی چلی جاتی ہیں اور بالآخر تباہی سے دوچار ہوئے بغیر نہیں رہتیں۔ حالانکہ اگر خدا تعالیٰ اُنہیں اصلاح کے لئے مُہلت نہ دیتا بلکہ نافرمانیوں پر انہیں ڈھیل دیئے بغیر فوراً ہی پکڑنا شروع کر دیتا تو وہ کبھی کی نابود ہو چکی ہوتیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کی اس غلط روش اور کج فہمی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ ۖ فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ٥ (یونس آیت ۱۲)

ترجمہ :- اور اگر اللہ لوگوں پر (اُن کے اعمال کی) بدی (کا نتیجہ) اُن کے مال کو جلد چاہنے کی طرح جلد وارد کرتا تو اُن کی (زندگی کے اختتام کی) میعاد اُن پر لائی جا چکی ہوتی (مگر چونکہ ہم نے ایسا پسند نہیں کیا اس لئے) ہم اُن لوگوں کو جو ہماری ملاقات کی اُمید نہیں رکھتے اس حالت میں چھوڑ رہے ہیں کہ وہ اپنی سرکشی میں سرگردان پھر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں واضح فرمایا ہے کہ ایسے نافرمان اور بداعمال لوگ اگر زندہ پھر رہے ہوتے ہیں تو محض اس لئے کہ خود اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ڈھیل دی ہوئی ہوتی ہے ورنہ اپنی مسلسل نافرمانیوں اور سرکشیوں کی وجہ سے وہ اس امر کے مستحق بن چکے ہوتے ہیں کہ اُن کی بداعمالیوں کی پاداش میں اُنہیں موردِ عذاب بنا کر صفحۂ ہستی سے نابود کر دیا جائے۔ اس ڈھیل سے فائدہ اُٹھانے کی بجائے ایسے لوگ اپنی سرکشی میں اس حد تک بڑھ جاتے ہیں کہ آخرت کے ہی سرے سے مُنکر ہو بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ خدا کی ہستی ہے ہی نہیں اور یہ کہ جب خدا سرے سے موجود ہی نہیں تو پھر قیامت اور اعمال کی باز پُرس کا سوال ہی کب پیدا ہوتا ہے۔

اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ایک طرف تو اُن کی بغاوت، سرکشی اور اکڑ فوں کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ خدا کی ہستی، قیامت، اعمال کی باز پُرس، جزا سزا اور حیاتِ اُخروی کے ہی قائل نہیں ہوتے اور دوسری طرف اُن کے فطری ضعف کا یہ عالم ہوتا ہے کہ جب ہم اُنہیں اُن کی اس غلط روش اور کج فہمی کا احساس دلانے کے لئے اُن پر کوئی تکلیف وارد کر کے اُنہیں جھنجھوڑتے ہیں تو فوراً ڈر جاتے ہیں اور ہمیں پکارنا شروع کر دیتے ہیں اور گڑگڑانے لگتے ہیں کہ اُن کے قصور معاف کر کے اُنہیں اس تکلیف سے نجات عطاء کی جائے۔ پھر جب ہم اُن پر رحم کرتے ہوئے اُس تکلیف کو دُور کر دیتے ہیں تو پھر اکڑنا شروع کر دیتے ہیں اور اپنی بداعمالیوں کی طرف لوٹ کر دوبارہ ایسے بن جاتے ہیں کہ گویا انہوں نے ہمیں مدد کے لئے کبھی پکارا ہی نہ تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کی اس حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَنْ لَمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَسَّهُ ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ٥ (یونس آیت ۱۳)

ترجمہ :- اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے پہلو کے بل (لیٹا ہوا) یا بیٹھا ہوا یا کھڑا ہوا ہمیں پکارتا ہے۔ پھر جب ہم اُس کی تکلیف کو اُس سے دُور کر دیتے ہیں تو وہ (اس طرح سے کترا کر) گزر جاتا ہے کہ گویا اُس نے کسی تکلیف (کے دُور کرنے) کے لئے جو اُسے پہنچی تھی ہمیں پکارا ہی نہیں تھا۔ اسی طرح تمام حد سے بڑھ جانے والوں کو جو وہ کیا کرتے ہیں خوبصورت کرکے دکھلایا گیا ہے۔

آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ لوگوں اور قوموں کی یہ حالت ہمارے ماموروں کی تکذیب کرنے اور ہمارے نشانوں سے کوئی فائدہ نہ اُٹھانے کی وجہ سے ہوتی ہے اور انجام اس کا یہ ہوتا ہے کہ بالآخر ایسی قوموں کو اپنے کئے کی سزا بُھگتنا پڑتی ہے اور وہ اصلاح نہ کرنے کی صُورت میں مہلت کا زمانہ پورا ہونے پر صفحۂ ہستی سے نابود کر دی جاتی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نافرمان قوموں کے بارہ میں اپنی اس سُنّت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا ۙ وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ٥ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ٥ (یونس آیات ۱۴، ۱۵)

ترجمہ :- اور ہم یقینی طور پر تم سے پہلے بھی قوموں (کے بعد قوموں) کو جبکہ (انہوں نے باوجود اس کے کہ) ان کے پاس ان کے رسول کھلے نشان لیکر آئے تھے ظلم کیا تھا اور ایمان نہ لائے تھے، ہلاک کر چکے ہیں۔ ہم مجرم لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔ پھر اُن کے بعد ہم نے تمہیں زمین میں (اُن کا) جانشین بنایا تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

الغرض نافرمانی، سرکشی اور ستم رانی میں مسلسل ہٹ دھرمی کا مظاہرہ قوموں کے لئے انتہائی خطرناک/مہلک ہوتا ہے۔ آج مغربی قومیں ہی اس ہٹ دھرمی میں ملوّث نہیں ہیں بلکہ اُن کی تقلید میں مشرقی اقوام بھی اس جُرم کے ارتکاب میں اُن سے پیچھے نہیں ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ خدائی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نافرمانی، سرکشی اور ستم رانی سے باز آئیں اور ہٹ دھرمی کو ترک کرکے اُس انجام سے بچیں جس کی اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں نشاندہی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اقوامِ عالم کی نگاہیں کھولے اور انہیں حق و صداقت کی راہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

جب کبھی آپ نے دُعا دی ہے

ہوسِ سیم و زر مٹا دی ہے
دِل سے اِک آگ سی بُجھا دی ہے

میرا مقسُوم جگمگایا ہے
جب کبھی آپ نے دُعا دی ہے

مَیں کہاں آپ کا مقام کہاں
آپ ہی نے یہ لَو لگا دی ہے

در و دیوار گوش بر آواز
کسی درویش نے صَدا دی ہے

ہے وُہ خود آپ کا عزیز و قدیر
حق نے جب آپ کو رِدا دی ہے

ہے جنوں بخش کیا یہ جرعۂ شوق
آپ نے بارہا پلا دی ہے

"ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نظر"
اِک تمہی نے ہمیں شفا دی ہے

(امین اللہ خاں سالک)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسولؐ

مکرم شریف احمد صاحب اشرف متعلم شاہد کلاس ربوہ جامعہ احمدیہ ربوہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ سے عشق کے بعد سب سے زیادہ حضرت محمد مصطفیٰ نبیوں کے سرتاج خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق اور محبت میں سرشار بلکہ آپ کی محبت میں فنا ہو چکے تھے۔ حتیٰ کہ خدا تعالیٰ تبارک و تعالیٰ نے آپ کے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں کامل طور پر رنگین ہونے کی شہادت دی۔ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی تحریروں میں آپ کے اخلاق و کردار اور آپ کی سیرت طیبہ میں اسی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک نظر آتی ہے آپ فی الحقیقت رسول اللہ کے عاشق صادق تھے آپ ایک شعر میں فرماتے ہیں۔

بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

خدا تعالیٰ کی ذات کے بعد میں محمد مصطفیٰ کی محبت اور عشق میں سرشار ہوں اگر اسی چیز کا نام کفر ہے تو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں پھر سب سے بڑا کافر ہوں۔ پھر ایک شعر میں یوں فرماتے ہیں:۔

ہر تار و پود من بسراید بعشقِ او
از خود تہی و از غم آں دلستاں پُرم

میرا ہر رگ و ریشہ اپنے محبوب کے عشق کے رنگ گا رہا ہے۔ میں اپنی خواہشات سے خالی اور اس محبوب کے غم سے پُر ہوں میری اگر کوئی خواہش ہے تو یہی ہے کہ میرا محبوب مجھے مل جائے اور اگر کوئی مجھے غم ہے تو یہی ہے کہ میں اپنے محبوب سے دور ہوں ؎

تیغ گر بارد بکوئے آں نگار
آں منم کاوّل کند جاں را نثار

اگر اس محبوب کی گلی میں تلوار چلے تو وہ میں ہوں جو سب سے پہلے اپنی جان قربان کردوں گا
جب کسی محبوب سے محبت کرنے والے بہت سے ہوں تو سب سے زیادہ محبت کرنے والے کا باقی محبت کرنے والوں سے جاں نثاری میں سبقت لے جانے کا جذبہ ایک قدرتی امر ہے اسی جذبۂ محبت کی ترجمانی کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

منکہ می بینم رخِ آں دلبرے
جاں فشانم گر دہد دل دیگرے
منکہ رہ بُردم بخوبی ہائے پاکِ تو
جاں گدازم بہرِ تو گر دیگرے خندد گداز

میں اس دلبر کا چہرہ دیکھ رہا ہوں اگر کوئی دل دے میں اس کی خاطر جان قربان کردوں۔ اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) میں تیری بے انتہا خوبیوں کا آگاہ پا چکا ہوں۔ اگر دوسرا تیرا آخذ مذاق گذارے تو میں تیرے لئے جان فدا کرنے والا ہوں
ان اشعار میں آپؑ اس حقیقت کا اظہار کرتے ہیں کہ میرے محبوب سے محبت رکھنے والوں سے کوئی بھی مجھ پر سبقت نہیں لے جا سکتا۔

محب اپنے محبوب کی عزت و عظمت کے خلاف ایک لفظ سننا بھی گوارا نہیں کرتا اور ہرگز پسند نہیں کرتا کہ کوئی اس کے محبوب کو ذرا بھی گزند پہنچائے۔ بالکل اسی دفورِ محبت کے باعث آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کے خلاف کور چشم و دریدہ دہن مخالفوں کی یاوہ سرائیوں اور ہرزہ درائیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ کی قسم اگر میرے سب لڑکے اور پوتے میرے سامنے قتل کر دیئے جاتے اور میرے ہاتھ کاٹ دیئے جاتے اور میری آنکھوں کی پتلیاں نکال دی جاتیں اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاتا تو یہ سب کچھ مجھ پر ان کے اس توہین آمیز استہزاء سے زیادہ شاق نہ گذرتا۔"
(آئینہ کمالات اسلام ص ۱۵ ترجمہ از عربی)

ایک دفعہ جب آپ لاہور میں تشریف فرما تھے پنڈت لیکھرام نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں سخت بدزبانی کر چکا تھا۔ آپ کو سلام کہا مگر آپ نے جواب نہ دیا۔ پھر اس نے دوبارہ سلام کہا لیکن آپ نے پھر بھی توجہ نہ فرمائی اس پر آپ کے ایک صحابی نے عرض کیا کہ حضور! پنڈت لیکھرام آپ کو سلام کہتا ہے۔ آپ نے فرمایا: "وہ میرے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے اور مجھے سلام کہتا ہے" غرض آپ کی غیرت نے یہ گوارا نہ کیا کہ جو شخص آپ کے محبوب آقا کا بدگو ہے اس کو اس کے سلام کا جواب دیا جائے۔

آپ کی تحریروں کو پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے دل میں اپنے محبوب و مطاع آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق کا ایک سمندر موجزن ہے اور جب اس میں جوش پیدا ہوتا ہے اور تلاطم کی صورت پیدا ہوتی ہے تو کوئی چیز اس کی بلند اور تیز موجوں کے سامنے ٹھہر نہیں سکتی۔ آپ کے اس جوشِ عشق اور دفورِ محبت کا اندازہ درج ذیل اشعار سے کیا جا سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

تا نمود نور رسول پاک را بنمودہ اند
عشق او در دل ہمے جوشد جو آب از آبشار
آتش عشق از دم من ہمچو برقے می جہد
یک طرف اے ہمدمانِ خام از گردِ جوار

جب سے مجھے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور دکھایا گیا ہے حضورؐ کا عشق میرے دل میں یوں جوش مارتا ہے جیسے آبشار سے پانی۔ آپ کے عشق کی آگ میرے سانس سے بجلی کی طرح نکلتی ہے اے خام خیال رفیقو میرے آس پاس سے ہٹ جاؤ

پھر کامل محبت کی حقیقت یہ ہے کہ جو شخص کسی کی کامل محبت کا دعویدار ہے وہ اپنے محبوب کے طور طریق اور شمائل و اخلاق اختیار کرتا ہے اور اسی رنگ میں رنگین ہونا چاہتا ہے اور جس قدر زیادہ نسبت ہوتی ہے اسی قدر اپنے محبوب کی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ اسی کا نمونہ بلکہ عکس بن جاتا ہے جب یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے تو محب اور محبوب کے درمیان سے دوئی کا پردہ اٹھ جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک بزرگ نے کہا ہے

من تو شدم تو من شدی
من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں
من دیگرم تو دیگری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اسی کیفیت کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کی اور اپنے محبوب آقا کی صفات میں رنگین ہونے کی ہر رنگ میں کوشش کی یہاں تک کہ آپ کا وجود اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ایک ہو گیا۔ آپ کے چہرہ میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ نظر آنے لگا۔ آپ اسی کا اظہار یوں فرماتے ہیں:۔

محو روئے او شد است ایں روئے من
بوئے او آید ز بام و کوئے من
بسکہ من در عشقِ او ہستم نہاں
من ہمانم من ہمانم من ہماں
جانِ من از جانِ او یابد غذا
از گریبانم عیاں شد آں ذکا
احمد اندر جانِ احمد شد پدید
اسم من گردید اسمِ آں وحید

یہ میرا چہرہ اپنے محبوب کے چہرہ میں محو اور گم ہو گیا ہے اور میرے مکان اور کوچہ سے اس کی خوشبو آ رہی ہے۔ میں اس کے عشق میں کلی طور پر پوشیدہ ہو گیا ہوں میں وہی ہوں۔ میں وہی ہوں۔ میں وہی ہوں میری جان اس کی جان سے غذا حاصل کرتی ہے اور میرے گریبان سے وہ کامل چاند نکل آیا ہے۔ احمد کی جان کے اندر احمد ظاہر ہو گیا ہے اور میرا نام وہی ہو گیا جو اس لاثانی انسان یعنی میرے محبوب کا نام ہے

اس حالت میں عاشق صادق اور محب کامل اپنے محبوب میں فنا ہو کر وہ زندگی پاتا ہے جو محبوب کو حاصل ہوتی ہے اور اس شعر کا مصداق بن جاتا ہے:۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ شاں

اور ایسے محبوب کی محبت دائم و قائم رہتی ہے اور موت و فنا سے آزاد ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اپنے محبوب آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی غیر فانی محبت تھی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

انّی اموت ولا یموت محبّتی
یُدریٰ بذکرک فی التراب ندائی

اے محبوب اگرچہ میں وفات پا جاؤں گا لیکن میری محبت ہمیشہ زندہ رہے گی اور اس پر کبھی موت وارد نہ ہو گی اور زمین میں پڑے ہوئے جب لوگوں کی آوازیں سنائی دیں گی تو میری آواز تیرے ذکر سے شناخت کی جائے گی۔ دوسرے لوگ تو اپنے اور دلبروں کے نام لے رہے ہوں گے۔ لیکن میری زبان پر تیرا نام ہوگا۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم وعلیٰ عاشق محمد انک حمید مجید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف عارضی کی برکات

امریکہ سے آمدہ ایک مکتوب

ذیل میں محترم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر حال مبلغ امریکہ کا ایک خط جو خاکسار کے نام آیا ہے درج کرتا ہوں۔ اس خط کے پڑھنے سے احباب جماعت اس احساس کا اندازہ کر سکیں گے جو بیرونی ممالک میں جانے والے مبلغین کرام کو بھی ہوتا ہے۔

احباب کو چاہیئے کہ شوق سے وقف عارضی میں حصہ لے کر ثواب حاصل کریں قرآن کریم کی تعلیم اور اشاعت کے لئے نیز انسان کی اپنی ذاتی تربیت کے لئے وقف عارضی کی تحریک نہایت مفید اور بابرکت ہے۔

خاکسار:۔ ابو العطاء جالندھری
ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ (تعلیم القرآن)

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب مبلغ امریکہ کا خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

از ڈیٹن۔ اوہایو یکم مارچ ۱۹۷۵ء

محترم حضرت مولوی صاحب مدظلکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج خیال آیا کہ آپ ادارۂ وقف عارضی کے انچارج ہیں۔ وقف عارضی کے متعلق اس وقت میرے دماغ میں جو خیالات ہیں وہ آپ تک پہنچا دوں۔

وقف عارضی کی ٹریننگ اور اس کی اہمیت کا صحیح اندازہ مجھے امریکہ آکر ہوا۔ تبلیغ کے میدان میں یہ میرا پہلا تجربہ تھا اور ہے لیکن اس وقت تو جب میں وقف عارضی کے ماتحت چند ہفتوں کے لئے ایک مرتبہ کھاریاں ضلع گجرات میں گیا تھا۔ مجھے یہ احساس نہ ہوا کہ جو تربیت میں یہاں حاصل کر رہا ہوں وہ کسی وقت مجھے بعد میں بھی کام آئے گی۔ لیکن یہاں پہنچکر میں نے دیکھا کہ جو ڈیوٹی "وقف عارضی" میں ادا کی جاتی ہے۔ اگر وہ پورے انہماک اور توجہ سے سرانجام دی جائے تو اس وقت کا سبق پڑھا ہوا لیے واقفین مبلغ کے مشن کو آسان بنا دیتا ہے۔ اس ضمن میں جن دو باتوں کی (جو "وقف عارضی" کا لازمی حصہ ہیں) پابندی خاص طور پر مبلغ کے کام کو آسان بنا دیتی ہے، میرے نزدیک ان کا کسی قدر تفصیلی بیان دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

(۱) "عارضی وقف" میں میرے ساتھ۔ اس وقت کے میرے ایک رفیق کار۔ سکول کے استاد تھے جو ہاتھ سے کھانا پکانے کا کام کرتا تھا۔ عموماً خود ہی کر لیتے اور مجھے کوئی خاص تردد کرنا نہیں پڑتا تھا۔ پھر اس جگہ بعض بھائی "اولڈ بوائز" بھی تھے۔ جن کی کسی نہ کسی شکل میں دعوت بھی قبول کرنا پڑ جاتی تھی اور اس طرح۔ کھانا پکانے کی مشق کرنے کے موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھایا نہ جا سکا۔ اس سے پہلے میں ساری عمر گھر میں رہتے ہوئے پکا پکایا کھانا کھانے کا عادی تھا۔ خود کبھی تفریحاً اور نہ ہی ضرورتاً پکایا اور یہی وجہ تھی کہ جب میں امریکہ میں آیا تو سوائے چائے پکانے کے مجھے اور کوئی چیز جسے کھانا کہتے ہیں۔ پکانا نہیں آتا تھا۔ یہاں مشن ہاؤس میں عمدہ کچن اور ہر قسم کے برتن موجود تھے۔ امریکہ میں نوکر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہاں تو ہر شخص اپنا کام خود کرتا ہے۔ کھانا کھانا ہے (اور اس کے بغیر گذارہ بھی نہیں انسانی جسم ہی ایسا ہے کہ اسے قائم رکھنے کے لئے کھانا۔ کھانا ہی پڑے گا۔) اور اگر خود پکانا نہیں آتا۔ تو کھاؤ گے کہاں سے۔ یہاں تو اکیلی جان ہے کوئی ساتھی یا مددگار نہیں پیٹ بھرنا ہے تو کھانا خود ہی پکانا پڑے گا بعض مبلغ ماشاء اللہ کھانا پکانے میں بھی ماہر ہیں۔ محترم صوفی عبد الغفور صاحب اور امام شاہد صاحب (مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مراد) امریکہ میں ہی میرے علم میں ایسے ہیں جو عمدہ کھانا پکا سکتے اور پکا لیتے ہیں۔ امام باجوہ صاحب بھی دال دلیا کر لیتے تھے۔ امریکہ میں سالاد بول میں بند مل جاتا ہے (جسے بوقت ضرورت گرم کر کے کام میں لایا جا سکتا ہے اگرچہ اس میں تازگی اور غذائیت شاید کم ہوتی ہو۔ (خاکسار۔ ایسی چیزیں جو ڈبوں میں آتا ہے۔ صرف گرم کر کے استعمال کیا جا سکے۔ لیکن باقاعدہ کھانا پکا سکنے کی ذاتی کمی کا احساس میری طبیعت پر بوجھ ڈالتا رہتا ہے۔ اکثر خیال آتا ہے کہ وقف عارضی کی ٹریننگ کتنی مفید اور اہم تھی۔ اگر پورے لوازمات کے ساتھ اس سے فائدہ اٹھایا جاتا تو آج وہ تجربہ اس عملی میدان میں کس قدر مفید ثابت ہوتا

دوسری چیز۔ قرآن کریم مبتدیوں کو ناظرہ۔ یسرنا القرآن کی شکل میں۔ یا قرآن کریم کے سیپارے بلا ترجمہ اور با ترجمہ پڑھانے کی مشق کرنا۔ وقف عارضی کی مقتضیات میں شامل ہے چھوٹے بچوں کو ابتدائی تعلیم دینا۔ بڑوں کو آگے چلائے رکھنا۔ واقف عارضی کے لئے ضروری ہے اگر وقف عارضی نسبتاً لمبے وقت کے لئے ہو تو اس فن میں مہارت حاصل کرنے کا بھی اچھا موقع ہوتا ہے۔ خاکسار کے لئے تعلیم و تعلم تو کوئی نئی چیز نہ تھی اس لئے اسے یہاں اختیار کرنے میں مجھے کوئی دقت پیش نہ آئی۔ لیکن جو بات میں اپنے بھائیوں کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ قرآن کریم پڑھانا خود تبلیغ کے لئے برکت اور ثواب کے حصول کا ذریعہ ہے اسے پڑھانے کی مشق کرنے کا سامان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقف عارضی میں ہی رکھدیا ہے یہاں امریکہ میں یسرنا القرآن پڑھاتے وقت خاص لطف اسلئے آتا ہے کہ یہاں امریکی بھائیوں کے لئے اردو عربی بالکل نئی زبان ہے جن کے حروف کو ادا کرنا ان لوگوں کے لئے بہت ہی مشکل ہے۔ خصوصاً غ اور خ (خ کو زبان سے نکالنا ان کے لئے بیحد دشوار ہے) ہر زبان کے مخارج کا تلفظ جدا جدا ہوتا ہے۔ یہاں ط اور ک کو بہت نرم کر دیا جاتا ہے (پاکستان میں ہم اس پر غیر ضروری زور دیتے ہیں بلکہ اسے بلا ضرورت مشدد کر دیتے ہیں) عربی میں ہاء کے لئے خ۔ کہنا مشکل نہیں پھر بڑی زبان پر عبور حاصل کرنا قاری کے شوق اور ایثار پر منحصر ہے۔ امریکی بھائی اور بہنیں جس قدر ذوق اور شوق سے یسرنا القرآن پڑھ رہے ہیں اور جس میں اس قدر دلچسپی اور دل پر اس قدر محنت کرتے ہیں کہ ان پر رشک آتا ہے۔ عملاً ہر شام آٹھ دس بھائی۔ بعض ڈیٹن میں ہی اور اتنی ہی بہنیں اپنے اپنے وقت پر۔ جدا جدا۔ یسرنا القرآن اور بعض قرآن کریم کے اسباق لے رہے ہیں۔ ان کو پڑھانے میں مجھے خود لطف آتا ہے۔ کس قدر ایثار پیشہ۔ مخلص اور دین سیکھنے کا جذبہ رکھنے والے ہمارے یہ نو مسلم بھائی اور بہنیں ہیں۔ محمد عربی کی یہ امت کس قدر بابرکت ہے!

(خاکسار محمد ابراہیم یکم مارچ ۱۹۷۵ء از ڈیٹن)

عاشق صادق کے جذبات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب اعجاز احمدی میں کیا خوب فرماتے ہیں

وَوَاللّٰہِ فِی الْقُرْاٰنِ کُلُّ حَقِیْقَۃٍ ۔ وَاٰیَاتُہٗ مَقْطُوْعَۃٌ لَّا تُغَیَّرُ

ترجمہ:۔

اللہ کی قسم! قرآن مجید میں ہر ایک حقیقت موجود ہے اور اس کی آیات قطعی ہیں جو ہمیشہ رہنے والی ہیں اور نہیں بدلیں گی۔

مَعِیْنٌ مَعِیْنُ الْخُلْدِ نُوْرُ مُعِیْنِنَا ۔ ھُدًا لَا نَمِیْرُ الْمَسَامِ لَا یَتَکَدَّرُ

ترجمہ:۔

قرآن مجید صاف پانی ہے بہشت کا پانی اور ہمارے خدا کا نور۔ اس کی ہدایت صاف اور خالص پانی کی طرح ہے جس میں کوئی گدلا پن نہ ہو۔

اَرٰی اٰیَہٗ کَالْغِیْدِ جَاءَتْ مِنَ السَّمَاءِ ۔ سَقَتْہَا شِفَاءٌ لِّلَّذِیْ یَتَدَبَّرُ

ترجمہ:۔

اس کی آیات نہایت درجہ حسین ہیں جو آسمان سے اتری ہیں اور ان میں فکر کرنے والوں کے لئے شفاء ہے۔

قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ

وصایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل ۲۲۰۲۴

مَیں بشیر الدین بھٹی ولد نصیر الدین بھٹی صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۳-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۵۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ بشیر الدین بھٹی ولد نصیر الدین بھٹی صاحب معرفت مسجد احمدیہ نور مری روڈ راولپنڈی۔ گواہ شد محمد عثمان ولد محمد حسین صدر حلقہ محلہ اکال گڑھ راولپنڈی۔ گواہ شد سید اعجاز احمد شاہ ولد سید علی احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال حلقہ راولپنڈی۔

مسل ۲۲۰۲۵

مَیں حمیدہ بیگم زوجہ شیخ عبدالرحیم صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک 2/T.D.A ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۳-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ حمیدہ بیگم زوجہ شیخ عبدالرحیم صاحب چک 2/T.D.A تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا۔ گواہ شد عزیز الرحمٰن ولد عبدالحق صاحب چک 2/T.D.A ضلع سرگودھا۔ گواہ شد احسان اللہ ولد عطاء اللہ خان صاحب چک 2/T.D.A ضلع سرگودھا۔

مسل ۲۲۰۲۶

مَیں ڈاکٹر محمد یعقوب خان ولد شیخ محمد عبدالرشید خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ ڈاکٹری عمر ۴۷ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۱-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ سکنی زمین ۲ ۱/۲ کنال واقع دار النصر ربوہ قیمت اندازاً -/۱۵۰۰۰ روپے۔

۲۔ میرے کچھ حصص پیپلز اسلامک سٹیم شپ کمپنی میں ہیں ان کا معاوضہ ملنے پر بھی کل رقم کا ۱/۱۰ حصہ ادا کروں گا۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۴۰/۲۶۶۲ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ ڈاکٹر محمد یعقوب خان ۴ ایسی کورس روڈ لاہور۔ گواہ شد۔ مجید احمد بٹ سیکرٹری مال حلقہ کینال پارک لاہور۔ گواہ شد عطاء الرحمٰن قریشی صدر حلقہ کینال پارک لاہور۔

مسل ۲۲۰۲۷

مَیں سید مقصود احمد شاہ ولد سید مسعود مبارک شاہ صاحب قوم سید۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۱-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۸۴ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ سید مقصود احمد شاہ ولد سید مسعود مبارک شاہ صاحب محلہ دار الصدر شرقی کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد چوہدری محمد شریف احمد صدر جماعت احمدیہ ٹیکسلا ضلع راولپنڈی۔ گواہ شد سید مسعود مبارک شاہ بی۔ اے سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ۔

(باقی)

مرکزی سالانہ امتحانات

امسال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہونے والے امتحانات ۸ جون ۱۹۷۵ء بروز اتوار منعقد ہوں گے۔ قائدین کرام سے التماس ہے کہ وہ اپنے خدام کو ان امتحانات کی پوری تیاری کروائیں۔ نیز ۲۰ مئی تک پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

والدین کے احسانوں کا بدلہ کون اُتار سکتا ہے مگر اُن کے لئے دعا کے سامان پیدا کرتے رہنا سعادت مند اولاد کا فرض ہے۔ اسی نیک جذبہ کے تحت مکرم حکیم سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب نے اپنے والد بزرگوار حضرت حکیم محمد عبداللہ شاہ صاحب کو ثواب پہنچانے کے لئے تعمیر مساجد میں -/۲۰۰ روپے جمع کرائے ہیں۔ قارئین کرام سے حکیم صاحب موصوف اور ان کے والد مرحوم کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ولادت

میری بیٹی عزیزہ فریدہ شکیل آف لنڈن کو اللہ تعالیٰ نے ۲۴ اپریل کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ نومولودہ عزیزہ نما مکرم چوہدری کرامت اللہ صاحب مرحوم آف کراچی کی نواسی اور محترمہ زینب حسن صاحبہ آف لاہور کی پوتی ہے۔ تمام احمدی بہنیں اور بھائی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دونوں خاندانوں کے لئے مبارک اور بابرکت ہو۔ میں ۱۸ اپریل کو عزیزہ فریدہ شکیل کے پاس لنڈن آئی تھی۔ انشاء اللہ اپنی بیٹی قیصرہ عمر نصر اللہ اور بیٹے چوہدری مسعود کرامت اور ناصر کرامت کو ملتے ہوئے واپس پاکستان جاؤں گی۔ میری صحت اس قدر اچھی نہیں لہذا تمام احمدی بھائی بہنوں کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ جب تک یہاں رہوں صحت و عافیت سے رہوں اور بخیریت اپنے وطن واپس جاؤں۔ آمین

(بیگم کرامت آف کراچی حال لنڈن معرفت شکیل احمد ۱۹ نیوڈیو نارتھ اوٹ پولی ایس۔ جے ۱۰ ای لنڈن۔ یو۔ کے)

فون نمبر وکالت مال و امانت تحریک جدید

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے مذکورہ بالا دفتروں کے فون نمبر درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ ان نمبروں کے مطابق فون استعمال فرمایا جائے:-

دفتر وکیل المال اوّل =	فون نمبر ۶۷۲
دفتر وکیل المال ثانی =	" " ۶۱۲
دفتر امانت تحریک جدید =	" " ۵۷۲

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دعائے نعم البدل

مکرم عبدالکریم صاحب کارکن خزانہ کا لڑکا مختصر سی علالت کے بعد بعمر آٹھ ماہ ۲۶ اپریل کو وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور انہیں نعم البدل سے نوازے۔ آمین

فضل الٰہی طاہر
کارکن دفتر روزنامہ الفضل ربوہ

ھوالشافی

آپ کے دانت قیمتی موتی ہیں
ان کی قدر کیجئے!

اگر پائیوریا (ماسخورہ) کی تکلیف ہو تو "پائیوریا کیور" اور اگر کیریز (گھُن) کی تکلیف ہو تو "کیریز کیور" استعمال کریں۔
فی کورس -/۱۰ — وی پی ۱۱/۷۰ روپے

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر
مفت حاصل کریں

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم سچا مسلمان اُسے قرار دیتا ہے جو نہ اسراف کرتا ہے اور نہ بخل سے کام لیتا ہے

احبابِ جماعت کا فرض ہے کہ وہ اشاعتِ اسلام کی موجودہ ضروریات کے پیشِ نظر اخراجات میں ہر ممکن کمی کرنے کی کوشش کریں

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الفرقان کی آیت وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"فرماتا ہے رحمٰن کے بندوں کا ایک یہ بھی نشان ہے کہ جب وہ خرچ کرتے ہیں تو دو باتیں اُن کے مدِّ نظر رہتی ہیں اوّل یہ کہ وہ اسراف سے کام نہیں لیتے اور دوسرے وہ بُخل نہیں کرتے۔ اسراف کا مرض اِس زمانہ میں اِس قدر بڑھا ہوا ہے کہ آج کل مسلمان کی تعریف اور علامت ہی یہی سمجھی گئی ہے کہ جو کچھ اُس کے پاس ہو وہ سب خرچ کر دے اور اپنے پاس کچھ بھی نہ رکھے، گویا قرآن کریم تو کہتا ہے کہ سچا مسلمان وہ ہے جو اسراف نہ کرے اور آج کل کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سچا مسلمان وہ ہوتا ہے جو سب کچھ بیچ کر کھا جائے ۔۔۔ اِس زمانہ میں زیادہ تر شادی بیاہ کے موقعہ پر لوگ اپنی ناک رکھنے کے لئے زیورات وغیرہ پر طاقت سے زیادہ روپیہ خرچ کر دیتے ہیں جو انجام کار اُن کے لئے کسی خوشی کا موجب نہیں ہوتا کیونکہ انہیں دوسروں سے قرض لینا پڑتا ہے جس کی ادائیگی انہیں مشکلات میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اگر کسی کے پاس وافر روپیہ موجود ہو تو اُس کے لئے شادی بیاہ پر مناسب حد تک خرچ کرنا منع نہیں لیکن جس کے پاس نقد روپیہ موجود نہیں وہ اگر ناک رکھنے کے لئے قرض لے کر روپیہ خرچ کرے گا تو اس کا یہ فعل اسراف میں شامل ہوگا۔ مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اسراف کی شکلیں ہمیشہ بدلتی رہتی ہیں مثلاً اگر ایک شخص کی آمد دو چار ہزار روپیہ ماہوار ہے اور وہ پندرہ بیس روپے گز کا کپڑا پہنتا ہے یا پانچ سات سُوٹ تیار کر لیتا ہے تو اُس کے مالی حالات کے مطابق اسے ہم اسراف نہیں کہیں گے لیکن اگر خدانخواستہ اُس کے بیوی بچے بیمار ہو جائیں اور وہ ایسے ڈاکٹروں سے علاج کروائے جو قیمتی ادویات استعمال کروائیں اور ہزار میں سے پانچ سات سو روپیہ اس کا دواؤں پر ہی خرچ ہو جائے اور اس کے باوجود وہ اپنے کھانے پینے اور پہننے کے اخراجات میں کوئی کمی نہ کرے تو پھر اس کا یہی فعل اسراف بن جائے گا حالانکہ عام حالات میں یہ اسراف میں شامل نہیں تھا۔ اسی طرح جب بھی کسی خرچ کے مقابلہ میں دوسری ضروریات بڑھ جائیں تو اُس وقت پہلے خرچ کو اُسی شکل میں قائم رکھنا جس شکل میں پہلے تھا اسراف میں شامل ہو جائے گا۔ مثلاً اِس زمانہ میں اسلام کی اشاعت کے لئے ہمیں کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے مختلف ممالک اور اکناف سے آوازیں آ رہی ہیں کہ ہماری طرف ایسے لوگ بھیجے جائیں جو ہمیں اسلام کی تعلیم سکھائیں۔ ایسا لٹریچر بھیجا جائے جو ہمارے شبہات کا ازالہ کرے۔ اگر اِس وقت ہماری جماعت کا کوئی فرد اپنے کھانے اور پینے اور پہننے کے اخراجات میں تخفیف نہیں کرتا اور زیادہ سے زیادہ روپیہ اسلام کی اشاعت کے لئے نہیں دیتا تو گو عام حالات میں اسکا اچھا کھانا پینا اور پہننا اسراف میں شامل نہ ہو مگر موجودہ زمانہ میں اس کا اپنے کھانے پینے اور پہننے پر زیادہ خرچ کرنا یقیناً اسراف میں شامل ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ مَیں نے جماعت میں تحریکِ جدید جاری کی اور اسے ہدایت کی کہ وہ ایک کھانا کھائے۔ جن لوگوں کے پاس کپڑوں کے چند جوڑے موجود ہوں وہ ان کے خراب ہونے تک محض شوق پورا کرنے کے لئے نئے جوڑے نہ بنوایا کریں۔ جو لوگ نئے کپڑے زیادہ بنوایا کرتے ہوں وہ نصف یا تین چوتھائی یا ۱/۲ پر آجائیں۔ عورتیں اپنے اُوپر یہ پابندی عائد کریں کہ وہ محض پسند پر کپڑا نہیں خریدیں گی بلکہ ضرورت پر کپڑا لیں گی۔ اور گوٹہ کناری اور فیتہ وغیرہ نہیں خریدیں گی نہ نئے نئے زیورات پر اپنا روپیہ برباد کریں گی۔ اِسی طرح مَیں نے ڈاکٹروں سے کہا ہے کہ وہ اپنا سارا زور لگائیں کہ ڈاکٹروں کا کام پیسوں میں ہو اور جب تک وہ یہ نہ سمجھیں کہ بغیر قیمتی دوا کے استعمال کے مریض کی جان کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے اُس وقت تک قیمتی ادویات پر روپیہ خرچ نہ کروائیں وہ اپنے دماغ پر زور دے کر ایسے نسخے لکھیں جو سستے داموں تیار ہو سکیں اور پیٹنٹ ادویہ استعمال کرا کے نئی نئی دواؤں کے تجربہ پر اپنے ملک کا روپیہ ضائع نہ کریں۔ ..... ولیمہ کے متعلق بھی مَیں نے یہ ہدایت دی کہ اِس موقعہ پر صرف چند دوستوں کو بُلا لینا کافی ہوتا ہے زیادہ لوگوں کو بُلا کر اپنا روپیہ ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ یہ بھی کافی ہے کہ لوگ اپنا اپنا کھانا لا کر ولیمہ والے گھر میں بیٹھ کر کھا لیں اور ایک آدمی کا کھانا اُس گھر والے کی طرف سے بھی ہو جائے۔ یہ ہدایات مَیں نے اسی لئے دیں کہ اِس زمانہ میں اسلام کو مالی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اگر کھانے پینے پہننے اور آسائش و زیبائش کے کاموں پر ہی سارا روپیہ خرچ کر دیا جائے گا تو اسلام کی ضروریات کہاں سے پوری ہوں گی۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صد ۱۵۶ و صد ۱۵۹، ۱۶۰)

مجالس انصار اللہ سے ضروری گزارش

امتحانات کے سلسلہ میں بعض مجالس کی طرف سے بعد میں اطلاع آتی ہے کہ امتحان کے پرچے نہیں پہنچے یا کم تعداد میں موصول ہوئے۔ اِس دِقّت کو رفع کرنے کا ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ کہ جو مجالس امتحان میں شریک ہونے کا ارادہ رکھتی ہیں وہ بروقت مرکزی دفتر کو پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے مطلع کریں۔ پہلے بھی اِس بارے میں اعلان ہوتا رہا ہے لیکن پوری توجہ نہیں کی گئی اِس لئے شکایت پیدا ہوتی ہے۔ تمام مجالس کے عہدہ داران سے گزارش ہے کہ آئندہ اِس بارے میں پابندی کریں تا کہ ایسی صورت پیدا نہ ہو۔ امید ہے وہ مرکز سے اِس بارے میں پورا پورا تعاون کریں گے۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

جماعتِ احمدیہ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا کے ایک مخلص اور فدائی احمدی محمد رفیق صاحب ولد عبد الحمید صاحب محمود پوری مختصر علالت کے بعد فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں ۶ مئی ۱۹۷۵ء کو شام ساڑھے چھ بجے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ قبرستانِ عام ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم احمدیت کے فدائی و مخلص اور پُر جوش احمدی تھے۔ تنگ دستی کے باوجود اپنے چندہ جات حسبِ استطاعت باقاعدگی سے ادا کرتے اور حتی الوسع نمازیں باجماعت مسجد احمدیہ میں ہی ادا کرتے تھے۔

پسماندگان میں ایک بیوہ۔ تین لڑکیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

احباب دعا کریں کہ مولا کریم مرحوم کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عنایت فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔

(عبد العزیز کوثر ایم۔ اے۔ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا)

انشورنس جنرل پالیسی

مکانات۔ دوکانات و ہمہ قسم جائیداد کے تحفظ کے لئے جنرل پالیسی برائے آگ لوٹ مار۔ چوری و دیگر حادثات۔

مشورہ کے لئے

محمد سعید اختر ڈویلپمنٹ آفیسر
پائینیر انشورنس کمپنی لمیٹڈ لائلپور

آفس فون نمبر ۵۴۴۶ = رہائش ۷۹۸۲

یہ چابیاں کس کی ہیں؟

چند دن ہوئے مجھے لنگر خانہ ۱ (ربوہ) کے سامنے سے چابیوں کا ایک گچھا ملا تھا جن صاحب کا ہو نشانی بتا کر مجھ سے حاصل کر لیں۔

(رفیق الدین۔ دفتر وکالت تبشیر ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴